نماز

تحریر و تحقیق:

محمد اکبر اللہ والے، مظفر گڑھ

سوال: کہا جاتا ہے کہ قرآن پاک میں نماز پڑھنے کا ذکر بار بار آیا لیکن قرآن پاک میں نماز پڑھنے کی تفصیل اور طریقہ بیان نہیں کیا گیا۔ اس بارے میں آپ کا کیا خیال ہے؟

جواب: اگر کوئی بھی انسان عقل کا استعمال کرتے ہوئے قرآن پاک میں جہاں جہاں ایسی آیات لکھی ہیں کہ جن میں نماز کا ذکر آتا ہے اکٹھی کر لے تو وہ انسان ذاتی طور پر فیصلہ کرے گا کہ کیا قرآن پاک میں نماز پڑھنے کا حکم دے دیا گیا اور طریقہ بتلایا گیا ہے کہ نہیں۔ اس بندہ نے وہ آیات اکٹھی کی ہیں تاکہ دلائل کے طور پر پیش کی جا سکیں۔ لیکن پہلے ان دو آیات پر غور کریں۔

''اور ہر چیز کو مفصل بیان کیا ہم نے اس کو مفصل بیان کرنا'' (سورۃ بنی اسرائیل / 12:17)

یہ آیت ثابت کر رہی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں نماز کا حکم دینے کے ساتھ نماز کا طریقہ اور تفصیل بھی ضرور بیان کی ہے۔ جو شخص ایسی بات کرتا ہے کہ قرآن میں نماز پڑھنے کا حکم دیا مگر نماز پڑھنے کا طریقہ اور تفصیل بیان نہ کی وہ شخص اللہ تعالیٰ کو جھوٹا قرار دینا چاہتا ہے (نعوذ باللہ) جب ہر چیز کی تفصیل بیان کی گئی ہے تو نماز کی تفصیل بھی ضرور بیان کی گئی ہے۔ عقل کا استعمال کریں۔

''نہیں کم کیا ہم نے بیچ کتاب کے کچھ چیز'' (سورۃ الانعام / 38:6)

قرآن پاک کی دو آیات کے ترجمے

''سب تعریف واسطے اللہ کے ہے جس نے اُتاری اوپر بندے اپنے بندے کے کتاب اور نہ کی واسطے اس کے کجی (خامی)'' (سورۃ الکہف/ 1:18)

''قرآن ہے عربی زبان کا جس میں کجی نہیں، کہ شاید وہ بچ چلیں'' (سورۃ الزمر / 28:39)

توجہ ان آیات کی رو سے قرآن پاک میں خامی، کمی، کجی نہیں لیکن یہ بات کہ قرآن میں نماز پڑھنے کا طریقہ بیان نہیں کیا گیا قرآن پاک میں کجی ظاہر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کو جھوٹا بنانے والی بات ہے۔ یہی بات میرے بچوں نے جماعت پنجم کی گائیڈ میں بھی لکھی ہوئی دیکھلائی عنوان ''سنت نبوی کی عملی زندگی میں اہمیت'' آگے لکھا ہوا ملا کہ ''قرآن مجید میں نماز ادا کرنے کا حکم بار بار آیا ہے لیکن اس کا طریقہ اور تفصیل نہیں بتلائی گئی۔ اس سلسلے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا

ارشاد ہے کہ تم اس طرح نماز پڑھو جس طرح مجھے نماز پڑھتے دیکھتے ہو'' دوسری مثال حج کی ہے۔ آخری حج کے موقع پر فرمایا ''لوگو تم حج کا طریقہ مجھ سے سیکھ لو''

اے اللہ کے بندوں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اُن فرمان سے کہ ایسے نماز پڑھو جیسے میں پڑھتا ہوں اور حج کا طریقہ مجھ سے سیکھ لو تم نے یہ کیسے اندازہ لگا لیا کہ قرآن پاک میں نماز اور حج کا طریقہ نہیں لکھا گیا ذرا قرآن پاک غور سے پڑھتے ہوئے جہاں حج کا حکم اور حج کے بارے میں آیات ہیں انہیں اکٹھی کرو حج کی تفصیل ظاہر ہو جائے گی اسی طرح روزہ کی بھی لہذا ہمیں یوں کہنا چاہیے کہ قرآن پاک میں نماز پڑھنے کا حکم بھی ہے اور طریقہ اور تفصیل بھی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُس نماز، روزہ اور حج کے طریقہ پر عمل کر کے ہمیں دیکھلایا۔ ہمیں سیکھلانے کو۔

نماز کے بارے میں قرآنی آیات

''اور قائم کرو نماز کو اور دوز کوۃ اور رکوع کرو ساتھ رکوع کرنے والوں کے''

(سورۃ البقرۃ / 2:43)

اس آیت میں نماز کے لیے تین باتیں ظاہر ہوئیں

1:۔ قیام 2:۔ رکوع 3:۔ اور ساتھ رکوع کرنے والوں کے جمع کا صیغہ یعنی باجماعت

''پاک کرو گھر میرے کو واسطے طواف کرنیوالوں کے اور اعتکاف کرنیوالوں

کے اور رکوع وسجود کرنیوالوں کے'' (سورۃ البقرۃ / 2:125)

نماز کے تین فرض خاص ان دو آیات میں ہی سامنے ظاہر ہو گئے۔

1:۔ قیام 2:۔ رکوع 3:۔ سجدہ

''محافظت کرو اوپر سب نمازوں کے اور نماز بیچ والی پر (یعنی عصر) اور کھڑے ہو واسطے اللہ کے چپکے'' (سورۃ البقرۃ / 2:238)

نماز میں خاموش کھڑے ہونے کا ذکر اور محافظت یعنی پابندی سے پڑھنے کا حکم۔ بیچ والی نماز سے ثابت ہو کہ نمازوں کی تعداد طاق ہے۔

''اور وہ کھڑا نماز پڑھتا تھا'' (سورۃ آل عمران / 3:39)

قیام کا پھر ذکر بطور تفصیل کے۔

''اے مریم فرمابرداری کرو اسطے پروردگار اپنے کے اور سجدہ کیا کر اور رکوع کیا کر ساتھ رکوع کرنے والوں کے'' (سورۃ آل عمران / 3:43)

پھر تفصیل ہوئی

''اے لوگوں جو ایمان لائے ہو مت نزدیک جاؤ نماز کے اور ہو تم مست یہاں تک کہ جانو کیا کہتے ہو اور نہ جنابت سے مگر گذرنے والے راہ کے یہاں تک کہ نہالو

اور اگر ہو تم بیمار یا اوپر سفر کے یا آوے کوئی تم میں سے جائے ضرور سے یا صحبت کرو عورتوں سے پس نہ پاؤ تم پانی پس قصد کرو تم مٹی پاک کا پس پونچھ لو ساتھ منہ اپنے کے اور ہاتھوں اپنے کے تحقیق اللہ ہے معاف کرنے والا بخشنے والا'' (سورۃ النساء / 43:4)

یہ نماز کے بارے میں تفصیل نہیں تو اور کیا ہے۔

''اور جس وقت چلو تم بیچ زمین کے پس نہیں اوپر تمہارے گناہ یہ کہ کوتاہ کرو تم نماز سے اگر ڈرو تم یہ کہ فتنہ میں ڈالیں تم کو وہ لوگ کہ کافر ہوئے تحقیق کافر ہیں واسطے تمہارے دشمن ظاہر ☆ اور جس وقت ہووے تو بیچ ان کے پس قائم کرے واسطے اُن کے نماز پس چاہئے کہ کھڑی ہووے ایک جماعت اُن میں سے ساتھ تیرے اور چاہیے کہ لیویں ہتھیار اپنے پس جس وقت سجدہ کرلیں پس چاہیے کہ ہو جاویں پیچھے تمہارے اور چاہیے کہ آوے ایک جماعت اور کہ نہیں نماز پڑھی انہوں نے پس نماز پڑھیں ساتھ تیرے اور چاہیے کہ لیویں بچاؤ اپنا اور ہتھیار اپنے دوست رکھتے ہیں وہ جو کافر ہیں کاش کہ غافل ہو تم ہتھیاروں اپنے کے سے اور اسباب اپنے سے پس جھک آویں اوپر تمہارے جھک آنا یکبارگی اور نہیں گناہ اوپر تمہارے اگر ہو تم کو ایذا مینہ سے یا ہو تم بیمار یہ کہ رکھ دو ہتھیار اپنے اور لو بچاؤ اپنا تحقیق اللہ نے تیار کیا ہے واسطے کافروں کے عذاب رسوا کرنیوالا ☆ پس جب تمام کر چکو نماز کو پس یاد کرو اللہ کو کھڑے اور بیٹھے اور اوپر کروٹوں اپنی کے پس جب آرام پاؤ تم پس سیدھا کرو نماز کو

پس تحقیق نماز ہے اوپر مسلمانوں کے لکھی ہوئی وقت مقرر کی ہوئی" (سورۃ النساء / 4:101 تا 103)

"تحقیق منافق فریب دیتے ہیں اللہ کو اور وہ فریب دینے والا ہے اُنکو اور جب کھڑے ہوتے ہیں طرف نماز کی کھڑے ہوتے ہیں کاہلی سے دکھلاتے ہیں لوگوں کو اور نہیں یاد کرتے اللہ کو مگر تھوڑا" (سورۃ النساء / 4:142)

"اے لوگوں جو ایمان لائے ہو جب کھڑے ہو واسطے نماز کے پس دھوؤ مونہوں اپنوں کو اور ہاتھوں اپنوں کو کہنیوں تک اور مسح کرو سروں اپنوں کو اور دھوؤ پاؤں اپنوں کو دونوں ٹخنوں تک اور اگر ہو تم ناپاک پس نہالو اور اگر ہو تم بیمار یا اوپر سفر کے یا آوے کوئی تم میں سے مکان ضرور سے یا صحبت کرو تم عورتوں سے پس نہ پاؤ تم پانی پس قصد کرو تم مٹی پاک کا پس ملو مونہوں اپنوں کو اور ہاتھوں اپنوں کو اس سے نہیں ارادہ کرتا اللہ تو کہ کرے اوپر تمہارے کچھ تنگی ولیکن ارادہ کرتا ہے تو کہ پاک کرے تم کو اور تو کہ پوری کرے نعمت اپنی اوپر تمہارے تو کہ تم شکر کرو" (سورۃ المائدۃ / 5:6)

"اور وہ اوپر نماز اپنی کے محافظت کرتے ہیں" (سورۃ الانعام / 6:93)

یہ تمام تفصیل ہی تو ہے۔

''پس پھیر منہ اپنے کو طرف مسجد الحرام کے اور جہاں کہیں ہو تم پس پھیر لو منہ اپنے کو۔۔۔'' (سورۃ البقرۃ / 2:150)

قبلے کی طرف منہ کرنے کا حکم

''اے بیٹو آدم کے لو زینت اپنی نزدیک ہر نماز کے'' (سورۃ الاعراف / 7:31)

''اور نہیں ہے نماز اُن کی نزدیک کعبے کے مگر سیٹیاں بجانی اور تالیاں پس چکھو عذاب کو بسبب اس کے کہ تھے تم کفر کرتے'' (سورۃ الانفال / 8:35)

مطلب یہ کہ نماز میں تالیاں اور سیٹیاں بجانا منع ہے۔

''سوائے اس کے نہیں کہ آباد کرتے ہیں مسجدوں اللہ کی کو وہ لوگ کہ ایمان لاتے ہیں ساتھ اللہ کے'' (سورۃ التوبہ / 9:18)

''نہیں لائق واسطے مشرکوں کے یہ کہ آباد کریں مسجدوں اللہ کی کو'' (سورۃ التوبہ / 9:17)

منافق کے بارے میں فرمایا گیا

''اور مت نماز پڑھ اوپر کسی کے ان میں سے کہ مر جاوے کدھی اور مت کھڑا ہو اوپر قبر اس کی کے تحقیق وہ کافر ہوئے ساتھ اللہ کے اور رسول اسکے کے اور مر گئے اور وہ فاسق تھے'' (سورۃ التوبہ / 9: 84)

''اور وحی بھیجی ہم نے طرف موسیٰ کے اور بھائی اُس کے کے یہ کہ جگہ دو واسطے قوم اپنی کے بیچ مصر کے گھر اور کرو گھروں اپنوں کو روبقبلہ یعنی مسجدیں بناؤ اور قائم رکھو نماز کو اور بشارت دے ایمان والوں کو'' (سورۃ یونس / 10: 87)

''اور قائم رکھ نماز کو واسطے یاد میری کے'' (سورۃ طٰہٰ / 20: 14)

''اور قائم کر نماز کو دونو طرف دن کی اور کتنی ساعتیں رات سے تحقیق نیکیاں لے جاتی ہیں برائیوں کو یہ نصیحت ہے واسطے ذکر کرنے والوں کے'' (سورۃ ہود / 11: 114)

فجر اور مغرب کے وقتوں کا ذکر ہے۔

''اور البتہ تحقیق دیں ہم نے تجھ کو سات چیزیں کہ دُہرائی جاتی ہیں اور قرآن بڑا'' (سورۃ الحجر / 15: 87)

مطلب یہ کہ نماز میں قرآن پڑھا جائے ۔

’’ قائم کر نماز کو وقت ڈھلنے سورج کے رات کے اندھیرے تک اور قرآن پڑھ فجر کو تحقیق قرآن پڑھنا فجر کا ہے حاضر کیا گیا ☆ اور تھوڑی سی رات کو پس نماز تہجد کے ساتھ قرآن کے۔۔۔‘‘ (سورۃ بنی اسرائیل / 17 :78، 79)

’’ اور مت آواز بلند کر ساتھ نماز اپنی کے اور نہ بہت آہستہ کر ساتھ اس کے اور ڈھونڈ درمیان اس کے راہ ☆ اور کہہ سب تعریف واسطے اللہ کے ہے جس نے نہیں پکڑی اولاد اور نہیں ہے واسطے اس کے شریک بیچ بادشاہی کے اور نہیں ہے واسطے اس کے دوست بچانے والا ذلت سے اور بڑائی کر اُس کو بڑائی کرنا ۔‘‘ (سورۃ بنی اسرائیل /17 :110، 111)

ان آیات (سورۃ بنی اسرائیل / 17 :110، 111) میں نماز کے لیے کافی تفصیل ہے کہ نماز میں آواز نہ بہت بُلند ہو اور نہ آہستہ۔ درمیانی درجے کی اور نماز میں سورۃ الفاتحہ سورۃ اخلاص کا استعمال ہو اور تکبیر اللہ اکبر پڑھنا اور بہتر یہ بھی ہے کہ یہی آیت قل چھوڑ کر مِّنَ الذُّل تک یاد کر لی جائے اور تکبیر تو پڑھتے ہی ہیں ۔

’’ اور تسبیح کر ساتھ تعریف پروردگار اپنے کے پہلے نکلنے سورج کے اور پہلے ڈوبنے اس کے سے اور گھڑیوں رات کی سے پس تسبیح کر اور کناروں دن کے سے

شاید کہ تو راضی ہو۔" (سورۃ طہٰ / 130:20)

اس آیت میں نماز کے پانچوں وقت کی نشان دہی کر دی گئی ہے۔

"پس پاکی ہے اللہ کو جس وقت کہ شام کرتے ہو تم اور جس وقت کہ صبح کرتے ہو تم ☆ اور واسطے اسی کے ہے سب تعریف بیچ آسمانوں کے اور زمین کے اور تیسرے پہر اور جب ظہر کرتے ہو تم" (سورۃ الروم / 30: 17، 18)

یہ بھی نماز کے اوقات کی طرف اشارہ ہے۔

"اور تحقیق ہم (حق تعالیٰ کی بندگی میں) صف باندھنے والے ہیں ☆ اور تحقیق ہم واسطے اُسکے تسبیح کرنے والے ہیں۔" (سورۃ الصافات / 165:37، 166)

مطلب یہ کہ عبادت نماز میں صف بنانا اور اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرنا ضروری ہے

"کیا جو شخص کہ وہ کرتا ہے بندگی وقت رات کے سجدے میں اور کھڑے ڈرتا ہے آخرت سے" (سورۃ الزمر / 9:39)

نماز میں سجدہ اور قیام کا پھر ذکر ہوا۔

"محمد رسول اللہ کا اور جو لوگ کہ ساتھ اس کے ہیں سخت ہیں اوپر کفار کے اور رحم

دل ہیں درمیان اپنے دیکھتا ہے تو ان کو رکوع کرنے والے سجدہ کرنے والے چاہتے ہیں فضل اللہ کا اور رضا مندی اس کی نشانی ان کی بیچ موہنوں اُنکے کے ہیں اثر سجدے کے سے یہ ہے صفت اُن کی بیچ توریت کے اور صفت اُن کی بیچ انجیل کے۔۔۔'' (سورۃ الفتح / 48:29)

''۔۔۔تین بار پہلے نماز فجر کے اور جس وقت اتار رکھتے ہو کپڑے اپنے دوپہر کو (ظہر) اور پیچھے نماز عشاء کے تین وقت پردے کے ہیں'' (سورۃ النور / 24:58)

نماز کے اوقات کا ذکر

''مگر نماز پڑھنے والے ☆ وہ جو اوپر نماز اپنی کے ہمیش رہنے والے ہیں'' (سورۃ المعارج/ 70:22، 23)

''اور وہ لوگ کہ وہ اوپر نماز اپنی کے محافظت کرنے والے ہیں'' (سورۃ المعارج / 70:34)

''مگر داہنی طرف والے ☆ بیچ بہشتوں کے ہونگے پوچھتے ہونگے ☆ گنہگاروں سے ☆ کیا چیز لے گئی تم کو بیچ دوزخ کے ☆ کہیں گے کہ نہ تھے ہم نماز پڑھنے سے''

(سورۃ المدثر/ 74:39 تا 43)

مطلب یہ کہ ایسے مسلمان جو نماز نہ پڑھتے ہیں دوزخ میں ڈال دیئے جائیں گے۔

اس ساری تفصیل سے یہ بات واضح طور پر سامنے آئی کہ نماز میں

بدن کا عمل: (1) قیام (2) رکوع (3) سجدہ

زبان کا عمل: اللہ تعالیٰ کی پاکی کا بیان (1) تسبیح (2) حمد (3) تکبیر (بڑائی)

اوقات: (1) فجر (2) ظہر (3) عصر (4) مغرب (5) عشاء

حضور اکرم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مختلف طریقوں سے نماز پڑھی لیکن ہر طریقے میں قیام رکوع سجدہ ہوتا تھا۔ نماز کا ایسا کوئی بھی طریقہ جس میں قیام رکوع سجدہ ہو صحیح طریقہ سمجھا جائے گا اور سب سے اچھا طریقہ یہ ہے کہ جیسے آج کل مسجد نبوی اور خانہ کعبہ میں نماز پڑھی جا رہی ہے کیونکہ وہ لوگ آپ جناب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی کر رہے ہیں اور قرآن پاک میں فرمایا گیا

''البتہ تحقیق ہے واسطے تمہارے بیچ رسول اللہ کے پیروی اچھی واسطے اس شخص کے کہ امید رکھتا ہے اللہ کی اور دن پچھلے کی اور یاد کرتا ہے اللہ کو بہت'' (سورۃ الا

حزاب / 33:21)

آپ جناب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی کا حکم قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے دیا لہٰذا نماز میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی فرض ہوئی۔ اگر آپ جناب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی نماز میں ایک رکعت پڑھتے تو وہ بھی مکمل نماز ہوتی کہ اُس میں قیام رکوع اور سجدہ آجاتا لیکن آپ نے جیسے اللہ تعالیٰ کی محبت میں کسی وقت دو رکعات پڑھی کسی وقت چار تو اسوہ حسنہ کی پیروی کے طور پر ہمارے اوپر بھی دو رکعات یا چار رکعات فرض ہو گئے۔

اب میں آپ کے سوال کی طرف واپس آتا ہوں کہ کہا گیا نماز کا ذکر بار بار آیا لیکن طریقہ اور تفصیل نہیں (نعوذباللہ) وہ طریقہ حضور پاک حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بتلایا۔ میں مانتا ہوں کہ اُنہوں نے سب کچھ بتلایا اور نماز کا طریقہ بھی لیکن کیا تم لوگوں (مسلمانوں) نے وہ وہ تمام طریقے سیکھ لیے اگر سیکھ لیے تو وہ نماز کا کونسا طریقہ تھا؟ کیا وہ طریقہ کہ جیسے اہل حدیث پڑھتے ہیں؟ کیا وہ طریقہ کہ جیسے فقہ جعفریہ والے پڑھتے ہیں؟ کیا وہ طریقہ کہ جیسے فقہ حنفی والے پڑھتے ہیں؟ اگر تم نے نماز کا طریقہ سیکھ لیا تو پھر یہ تضاد کیا؟ کہہ دیں گے کہنے والے کہ آپ جناب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مختلف طریقوں سے نماز پڑھی لیکن اچھا طریقہ تو وہ کہلائے گا کہ جو آخری عمر میں اختیار کیا گیا۔

روزہ کھولنے کا وقت بھی سیکھ لیا ہو گا؟ وہ کونسا وقت تھا؟ فوراً مغرب کے بعد فقہ

حنفی والوں کی طرح؟ یا مغرب کے تقریباً دس منٹ بعد فقہ جعفری والوں کی طرح؟

اذان کے الفاظ بھی سیکھ لیے ہونگے؟ اہل حدیث والے تھے؟ یا فقہ حنفی کی فجر کی اذان؟ یا فقہ جعفریہ والی اذان؟

حلال وحرام بھی سیکھ لیا ہوگا؟ پھر کیا وجہ ہے کہ بلی مچھلی اور خرگوش کو کچھ لوگ حرام کہتے ہیں اور کچھ حلال؟ کیا وجہ ہے کہ گھوڑا ملک روس کے لوگوں کے لیے حلال اور پاکستان کے لوگوں کے لیے حرام؟

کچھ لوگ کہتے ہیں دین اسلام میں زکوۃ ہے عشر نہیں اور کچھ کہتے ہیں عشر ہے۔ اے مسلمانوں تمہارا یہ تضاد تو ثابت کر رہا ہے کہ تم نے کچھ بھی نہ سیکھا تو پھر کیوں نہ نئے سرے سے تحقیق کی جائے۔